www.KitaboSunnat.com

(۳) ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾(سورۃ المائدۃ:۴۷)
ان آیات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کریں کہ ہمارے ملک پاکستان کے جج صاحبان
(۱) کے فیصلوں کا کیا حکم ہے؟
(۲) ان کو فاضل جج کے لقب سے نوازنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
(۳) علماءِ کرام کا ان لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا ہے؟

الجواب بعونِ الوہاب: (۱) ہمارے ملک پاکستان میں جج صاحبان کے جو فیصلے شریعت کے مطابق ہیں وہ قابل تحسین ہیں اور جو اس کے برخلاف ہیں، وہ قابل ردّ ہیں، شرعاً ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۲) اگر کوئی جج شریعت کے خلاف فیصلہ حلال سمجھ کر کرتا ہے بلاشبہ وہ کافر اور ملتِ اسلامیہ سے خارج ہے اور جو جج یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ میں حرام کا مرتکب ہوں اور قبیح فعل کر رہا ہوں ایسے جج کا کفر، ظلم اور فسق اس کو ملتِ اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا کیونکہ کفر اور ظلم وغیرہ کے درجات ہیں ہر ایک سے خروج عن الملۃ لازم نہیں آتا۔ جملہ تفاصیل صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں دیکھی جاسکتی ہیں اس بنا پر گناہ گار جج پر فاضل جج کے اِطلاق کا جواز ہے بخلاف پہلی قسم کے۔

(۳) علماء کا مقصد اگر اصلاح ہے تو بایں صورت جج حضرات سے میل ملاقات کا کوئی حرج نہیں!

☆ سوال: کیا شادی کے بعد عورت اپنے خاوند کے ہاں رہنے کی زیادہ حقدار ہے یا اپنے والدین کے ہاں۔ کیا عورت کے رشتہ دار عورت کے خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کو خاوند کے گھر سے لے جاسکتے ہیں یا نہیں اور اگر عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: شادی کے بعد عورت کو شوہر کی اطاعت کرنی چاہئے۔ ہر ایک سے میل ملاقات کے لئے اس کی رضامندی حاصل کرنی چاہئے۔ حدیث میں ہے "عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے روزے رکھتی ہے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے شوہر کی اِطاعت گزار ہے تو اسے اختیار ہوگا جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے" (ابو نعیم فی الحلیۃ)

دوسری روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اگر میں کسی کو اَمر دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے" (جامع ترمذی)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: آداب الزفاف، ص ۱۸۰ از علامہ البانیؒ (طبع ثالث) نافرمانی کی صورت میں شوہر مناسب تادیبی کارروائی کرسکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو سورۃ النساء:۳۴) جملہ تحفظات کے ساتھ حسب ضرورت عورت گھر سے باہر وقت گزار سکتی ہے۔

☆ سوال: ایک حافظِ قرآن امامت کرواتا ہے لیکن اس کی بیوی، ماں اور ہمشیرگان وغیرہ پردہ نہیں کرتیں۔ آیا ایسے حافظ واعظ کو امام بنانا اور پھر اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: امام کو چاہیے کہ بے پردہ عورتوں کو تلقین کرتا رہے۔ اس طرح وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے گا، بایں صورت اس کی امامت درست ہوگی لیکن اگر وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو گناہ میں وہ بھی شریک سمجھا جائے گا۔ ایسے امام سے واقعۃً نفرت کا اظہار ہونا چاہئے حالات کے پیش نظر اس کو معزول بھی کیا جاسکتا ہے۔ ☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ